بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیہات میں ایک جامع مسجد کے ہوتے ہوئے دوسری میں جمعہ شروع کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کی ایک مسجد میں جمعہ ہوتا ہے، لیکن وہ مسجد مین روڈ سے دور ہے، اور سارے علاقے کے لوگوں کے لیے وہاں تک جانا مشکل ہوتا ہے، ہم لوگ اپنے گاؤں کی ایک اور مسجد میں جمعہ کی نماز شروع کرنا چاہتے ہیں، جو کہ مین روڈ کے قریب ہے، یہاں جمعہ شروع کرنے سے نمازیوں کو کافی سہولت ہوجائے گی، گاؤں کی آبادی تقریباً 150 گھروں پر مشتمل ہے، گاؤں کے عاقل بالغ افراد جن پر جمعہ فرض ہوسکے، اگر گاؤں کی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو مسجد میں نہیں سما سکیں گے، بلکہ ان کے لیے مسجد کی توسیع کی ضرورت ہوگی، کیا اس مسجد میں جمعہ شروع کرسکتے ہیں؟

جواب

صورت مسئولہ میں مذکورہ آبادی امام ابو یوسف کی روایت نادرہ کے مطابق جمعہ کے حق میں شہر کے حکم میں ہے، اس لیے اس میں جمعہ کی نماز جائز ہے، کیونکہ جس آبادی میں اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہوسکے، آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں، یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لیے مسجد جامع بنانی پڑے، وہ صحت جمعہ کے لیے امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نادرہ کے مطابق شہر کے حکم میں ہے، اور اس میں جمعہ جائز ہے، اور یہاں جب پہلی جامع مسجد میں نمازی پورے نہیں ہورہے تھے، جس کی وجہ سے دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز شروع کی گئی تو اس دوسری مسجد میں جمعہ کی نماز شروع کرنا بھی جائز ہے کہ جہاں ایک جگہ جمعہ کی نماز جائز ہے، وہاں ضرورت کی وجہ سے دوسری جگہ جمعہ کی نماز شروع کرنا بھی جائز ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک مقام پر فرماتے ہیں: "ایک روایت نادرہ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ آئی ہے کہ جس آبادی میں اتنے مسلمان مرد عاقل بالغ ایسے تندرست جن پر جمعہ فرض ہوسکے، آباد ہوں کہ اگر وہ وہاں کی بڑی سے بڑی مسجد میں جمع ہوں تو نہ سما سکیں، یہاں تک کہ انہیں جمعہ کے لئے مسجد جامع بنانی پڑے، وہ صحت جمعہ کے لئے شہر سمجھی جائے گی۔ امام اکمل الدین بابرتی عنایہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

"وعنه أي عن أبي يوسف: أنهم اذا اجتمعوا، أي اجتمع من تجب عليهم الجمعة لا كل من يسكن في ذلك الموضع من الصبيان والنساء والعبيد لأن من تجب عليهم مجتمعون فيه عادة، قال ابن شجاع أحسن ما قيل فيه اذا كان أهلها بحيث لو اجتمعوا في أكبر مساجدهم لم يسعهم ذلك حتى احتاجوا الى بناء مسجد آخر للجمعة"۔

یعنی امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ جب وہ لوگ جمع ہوں جن پر جمعہ لازم ہے نہ کہ تمام وہ لوگ جو وہاں سکونت پذیر ہیں مثلاً بچے، خواتین اور غلام۔ کیونکہ عادۃ صرف وہی لوگ جمع ہوتے ہیں جن پر فرض ہو۔ ابن شجاع نے کہا کہ اس بارے میں سب سے بہتر قول یہ ہے کہ جب جمعہ کے اہل اپنی سب سے بڑی مسجد میں جمع ہوں، اس میں ان کی گنجائش نہ ہو حتیٰ کہ وہ جمعہ کے لئے ایک اور مسجد بنانے کے محتاج ہوں۔

جس گاؤں میں یہ حالت پائی جائے اس میں اس روایت نوادر کی بنا پر جمعہ و عیدین ہوسکتے ہیں۔ اگرچہ اصل مذہب کے خلاف ہے، مگر اسے بھی ایک جماعت متاخرین نے اختیار فرمایا۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 347، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

سیدی اعلی حضرت ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "قصبہ و شہر جہاں جمعہ جائز ہے وہاں نماز جمعہ متعدد جگہ ہونا بھی جائز ہے، اگرچہ افضل حتی الوسع ایک جگہ ہونا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 312، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: PIN-7018

تاریخ اجراء: 05 محرم الحرام 1444ھ/04 اگست 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net